

## غیر مقلد بھائیوں کا وسوسہ اور اعتراض کا جائزہ

تبلیغی جماعت کی محنت عوام کی سطح پر مسلمانوں کو دین سے جوڑنے کی بنیادی محنت ہے۔ جو سارے عالم میں علماء کرام کی سرپرستی میں چل رہی ہے۔ اور اللہ ہی اتنے بڑے نظام کو چلا سکتا ہے۔ ورنہ اس مادیت کے دور جب ہر کوئی اپنی دنیا بڑھانے کی فکر میں ہے۔ لاکھوں لوگ بغیر کسی پیسہ اور مال کی لائچ میں اپنا پیسہ اور وقت خرچ کر کے، تکلیف برداشت کر کے لوگوں کے دروازہ پر جا رہے ہیں۔

کم علمی، غلط فہمی یا تعصب کی وجہ سے کچھ نادان مسلمان تبلیغی جماعت کے خلاف عام مسلمانوں کو بہکاتے اور وسوسہ ڈالتے ہیں۔ تبلیغی جماعت کی مخالفت دراصل اسلام، مسلمانوں اور انسانیت کا نقصان ہے۔ اس کتاب میں ان وساوس پر جوابات دیا گیا ہے۔

مولانا محمد امین صفر اوکاڑوی

یہ کتاب

درالصل حضرت شیخ الحدیث مولانا زکریا جامی کی تصنیف

## جماعت تبلیغ پر اعترافات کے جوابات

اضافہ شدہ ایڈیشن کا ایک چیپٹر ہے۔

جسے حضرت حافظ اسلم زاہد صاحب نے ترتیب دیا ہے۔

جسے افادہ عام کی غرض سے الگ سے شائع کیا جا رہا ہے۔

اللہ مصنف کو بہترین جزائے خیر عطا فرمائے۔



پوری کتاب نیچے کے لینک پر ڈاؤن لوڈ کر سکتے ہیں

<http://ia601701.us.archive.org/3/items/JamatETableeghPerAiterazaatKayJawabaatByShaykhHafizMuhammadAslam/JamatETableeghPerAiterazaatKayJawabaatByShaykhHafizMuhammadAslamZahid.pdf>

<https://nmusba.wordpress.com/2013/07/02/jamat-e-tableegh-per-aiterazaat-kay-jawabaat-by-shaykh-hafiz-muhammad-aslam-zahid/>

مزید کتابیں ان لینک پر موجود ہے

<http://islamic-book-library.blogspot.in/>

<https://nmusba.wordpress.com/category/tableegh/>

## ”فضائل اعمال“ پر غیر مقلدین کے وساوس

وکیل اہلسنت حضرت مولانا محمد امین صفردار اوکاڑوی رحمۃ اللہ علیہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

”تبلیغی جماعت“ جس کے متعلق کچھ معلومات آپ کو گذشتہ صفحات سے ہوئیں، یوم تائیں سے ہی اس پر اعتراضات کا سلسلہ جاری ہے۔ اور ہر دور میں یہ وساوس اپنا رنگ بدلتے رہتے ہیں۔ چنانچہ نصف صدی سے یہ جماعت غیر مقلدین کے عتاب کا شکار بھی ہے۔ مولانا اوکاڑویؒ کو اللہ پاک نے اس فتنہ کی سرکوبی کے لیے چنا اور ان کے ذریعے ہزاروں انسانوں کا ایمان محفوظ رہا، بلکہ بہت سے خوش قسمت مرزا بیت وغیرہ فرق باطلہ سے تائب ہو گئے تبلیغی جماعت سے حضرت کو خاص پیار تھا اور انہوں نے وقت بھی لگایا تھا۔ اس لیے مختلف مجالس میں اس کے خلاف وساوس کا ازالہ فرمایا کرتے تھے جسے ہم نے اکٹھا کر کے کتابی شکل دے دی ہے۔ فرماتے ہیں: ”کراچی کے سفر میں ایک صاحب سے ملاقات ہوئی جو اپنا نام مرزا وجید بیگ بتا رہے تھے وہ اصل میں پنجابی ہیں مگر عرصہ دراز سے امریکہ میں مقیم ہیں۔ انہوں نے اپنی سرگذشت یوں بیان فرمائی کہ میں یہاں سے ایف، اے کر کے امریکہ گیا تھا۔ ایک سال اس حال میں گزر اکہ دونوں عیدیں اور چند نمازیں بھی پڑھیں۔ آخر عید کی نماز میں دو تین ساتھیوں سے ملاقات ہوئی، جو تبلیغی جماعت سے تعلق رکھتے تھے، انہوں نے میرا ایڈر لیکس نوٹ کیا اور مجھ سے رابطہ رکھا۔

## ”دعوت و تبلیغ“ نے زندگی کا رخ بدل دیا

مزید حالات سناتے ہوئے وہ نوجوان کہنے لگا ”ان تبلیغی حضرات کی صورت اور سیرت شریعت محمد یہ ﷺ کی ترجمان تھی، ان کے ساتھ اٹھنے بیٹھنے سے مجھے بھی اسلامی زندگی کا احساس ہوا۔ میں نے تبلیغی جماعت کے ساتھ وقت لگانا شروع کر دیا، مجھے ایک عجیب ذہنی سکون اور قلبی راحت محسوس ہوئی اور الحمد للہ میں نماز روزے کا پابند بن گیا، حرام حلال کا امتیاز کرنے لگا، اپنے

وقت اور مال سے کچھ حصہ دین سکھنے اور اس کی تبلیغ کرنے کے لیے وقف کر دیا۔ بیوی بچوں، دوست احباب، سب پر محنت کی اور ایک پر سکون دینی ماحول بن گیا اور میری زندگی کے پورے چار سال اسی طرح گزرے۔ میں نے اور میری بیوی نے گذشتہ زندگی کی نمازوں کو قضا کیا۔ حقوق اللہ اور حقوق العباد میں جو کوتا ہیاں ہوئی تھیں شرعی مسائل پوچھ کر ان کی ادائیگی اور اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں ندامت اور توبہ کا شغل اختیار کیا۔ فضائل اعمال، تعلیم الاسلام اور بہشتی زیور کتاب میں خریدیں اور ان کی تعلیم اور عمل میں کوشش کرتے۔“

### صراط مستقیم سے گمراہی کی طرف

چار سال کے بعد ایک عید کے موقع پر ہی دو تین نوجوانوں نے مجھے آگھیرا۔ بڑی گرمجوشی سے ملاقات ہوئی۔ انہوں نے میرے دینی جذبات اور کوششوں کی تعریف کی۔ اگرچہ ان نوجوانوں کے چہرہ پر داڑھی تھی نہ ان کا لباس شرعی انداز کا تھا لیکن وہ دین سے لگاؤ اور محبت کا ذکر اس جوش سے کرتے تھے کہ میں ان کا گرویدہ ہو گیا ان کے ساتھ انہنا بیٹھنا ہو گیا۔ اس نیت سے کہ ان کے جذبہ کی قدر کر کے ان کو شرعی صورت و سیرت اور شرعی لباس اور احکام پر آسانی سے آمادہ کیا جاسکتا ہے۔ میں ان کے ہاں گیا ان کے پاس اسلامی کتابوں کی ایک لاہبری تھی۔

(قارئین! وہ نوجوان ان غیر مقلدین کو لے کر حضرت او کاڑوی کے پاس آ جاتا ہے۔

حضرت ان کے وساوس سنتے ہیں اور انہیں جوابات دے کر وساوس کا ازالہ فرمائے ہیں، ہم نے اس ساری گفتگو کو وسوسہ نمبر اور ازالہ کے عنوان سے ترتیب دیا ہے۔)

### وسوسہ نمبر اول: تبلیغ والوں کا دین انڈیا کا ہے نہ کہ مکہ مدینہ والا

وہ نوجوان کہنے لگا ”انہوں نے مجھے کہا کہ آپ لوگوں کا دین انڈیا سے آیا ہے اور ہمارا مکہ، مدینہ سے اور وہ یہ کہتے ہوئے ایک کتاب صلوٰۃ الرسول، مصنفہ مولانا محمد صادق سیالکوٹی، مجھے دی کہ اگر کے، مدینے کا دین مانتا ہے تو یہ کتاب پڑھو“ میں نے یہ کہتے ہوئے کتاب لے لی ”یہ کتاب تو سیالکوٹی کی ہے نہ کہ مکہ مدینہ کی۔“ انہوں نے کہا اگرچہ سیالکوٹ میں لکھی گئی مگر باقی

مکہ مدینہ کی ہیں۔

میں نے ان غیر مقلدین سے کہا کہ حضرت شیخ الحدیث رحمۃ اللہ نے بھی فضائل اعمال میں آیات قرآنیہ احادیث نبویہ ﷺ اور نیک لوگوں کے واقعات ہی ذکر فرمائے ہیں۔ بہت عجیب کتاب ہے، میری زندگی میں یہ تبدیلی اسی کتاب کی مرہون منت ہے کہ میں بے نماز تھا، نمازی بن گیا۔ جھوٹ بولتا تھا اس سے توبہ کی، حلال حرام کا خیال نہیں کرتا تھا اب پوری کوشش کر کے حرام سے بچتا ہوں، میری صورت اور سیرت میں جو ”اسلامی رنگ“ ہے یہ اسی کتاب کی برکت ہے۔

### وسوسمہ نمبر ۲:- ”فضائل اعمال“ میں حوالہ جات نہیں

حضرت جی پھر انہوں نے فوراً میری بات کاٹتے ہوئے کہا کہ آپ پڑھے لکھے آدمی ہیں، شیخ الحدیث صاحب نے بہت سی باتیں بلاحوالہ نقل کر دی ہیں۔ انہوں نے مجھے کئی ایک مقامات دکھائے جہاں کوئی حوالہ نہ تھا اور پھر ”صلوٰۃ الرسول“ دکھادکھا کر کہہ رہے تھے کہ دیکھو ہر ہر بات باحوالہ ہے۔ دین ہمیشہ باحوالہ اور مستند ہونا چاہیے نہ کہ بے حوالہ اور غیر مستند اس بات سے وہ صالح نوجوان بالکل لا جواب ہو گیا اور واقعی بڑا دھچکا لگا کہ حضرت شیخ الحدیث رحمۃ اللہ نے بہت جگہ حوالے کیوں نہیں دیے؟ حضرت او کا ژوئی فرماتے ہیں اس نے یہ بتاتے ہوئے مجھے کہا کہ آپ مجھے اس بات کا جواب دیں۔ تاکہ ان غیر مقلدین کو مطمئن کر سکوں۔

**از الله:-** میں نے کہا ”اس کا جواب حضرت شیخ الحدیث رحمۃ اللہ خود دے چکے ہیں۔“

فرماتے ہیں: ”اس جگہ ایک ضروری امر پر متنبہ کرنا بھی لابدی ہے وہ یہ کہ میں احادیث کا حوالہ دینے میں مشکلہ، تنتیح الرواۃ، احیاء العلوم کی شرح اور منذری کی ترغیب و ترہیب پر اعتماد کیا ہے اور کثرت سے ان سے مفاد لیا ہے، اس لیے ان کے حوالہ کی ضرورت نہیں سمجھی۔ البتہ ان کے علاوہ کہیں اور سے کیا ہے تو اس کا حوالہ نقل کر دیا ہے۔ (فضائل قرآن ص ۷)

اس نے اس عبارت کو تین دفعہ پڑھا اور کہنے لگا ”حضرت“ نے واقعی بات واضح فرمادی لیکن میں نے پورا مطالعہ نہیں کیا۔“

## آپ اپنا طرز عمل خود ہی دیکھ لیں

پھر میں نے کہا کہ ”صلوٰۃ الرسول (ان غیر مقلدین کی نماز کی مشہور کتاب)“ میں بھی کئی باتیں بلاحوالہ درج ہیں ص ۲۳۹ تا ص ۲۵۳ جواز کار اور اعمال درج کئے ہیں وہ سب بلاحوالہ درج ہیں۔ چنانچہ مولوی عبدالرؤف (ان کے اپنے مولوی غیر مقلد عالم) صلوٰۃ الرسول کاں کے حاشیہ پر آیت کریمہ کے عمل کا یوں مذاق اڑاتا ہے:-

کیا ایسا بہتر نہیں ہے کہ یہ وظیفہ آیت کریمہ کرنے والے کو ایک مجھلی نما صندوق میں بند کر کے کسی دریا میں یا سمندر میں پھینک دیا جائے۔ تاکہ حضرت یونسؐ کے مجھلی کے پیٹ کے اندر ہیرے کا نہ صرف نقشہ ہی کھنچ جائے بلکہ یونسؐ والی صحیح کیفیت پیدا ہو جائے۔ اس طریقہ سے عمل کرنے سے اکتا یہیں دن انتظار کی ضرورت نہیں بلکہ چند ہی گھنٹوں میں بفضلہ تعالیٰ ہر قسم کے ہموم و غموم کے بادل چھٹ جائیں گے۔ کسی طرح کی بھی مشکل و مصیبت باقی نہ رہے گی، بلکہ سب پریشانیوں اور مصیبتوں سے نجات ابدی مل جائے گی۔ ”اَنَّ اللَّهَ وَاٰتَاٰكُمْ رَاجِعُونَ“ مجھے نہایت تعجب بھی ہے اور افسوس بھی کہ اس قسم کی لایعنی چیزیں اور خرافات ہم سلفیین میں کدھر سے گھس آئیں باللہ علیکم کیا اس قسم کی باتیں اللہ تعالیٰ کی ذات اقدس سے استہزا کے متراود ف نہیں؟ یہ طریقے کس آیت قرآنی اور کس حدیث نبویؐ سے ماخوذ ہیں۔ (اس محفل میں بیٹھے غیر مقلدین بڑے حیران ہیں کہ ہمارے ہی مولوی نے ہماری ہی کتاب کو غلط قرار دیا ہے)

(صلوٰۃ الرسول بخشی ص ۵۰۳)

غلط حوالہ جات:- وہ آنے والا نوجوان تو یہ بے حوالہ باتیں اور ان پر تبصرہ پڑھ کر ہی حیران ہو رہا تھا کہ میں نے بتایا کہ صلوٰۃ الرسول میں بہت سے حوالے غلط ہیں۔ دیکھئے صلوٰۃ الرسول ص ۱۳۶ پر زیر عنوان ”نماز کے لامثال محسن“، فضائل کی ۱۱۲۲ حدیث نقل کی ہیں اور حوالہ صحاح ستہ کا دیا ہے مگر ان میں سے ۱۱۳ حدیث ”۱، ۲، ۵، ۷، ۸، ۱۰، ۱۱، ۱۲، ۱۳، ۱۴، ۱۵، ۱۶، ۱۷، ۱۸، ۱۹، ۲۰“ کا نشان تک صحاح میں نہیں ہے۔ اسی طرح مولوی عبدالرؤف صاحب (غیر مقلد اپنے ہی مولوی کی خبر لیتے

ہوئے) ہی لکھتے ہیں:

بعض ایک احادیث بھی ہیں کہ موصوف نے انہیں جن کتب، کی طرف منسوب کیا ہے ان کتب میں وہ نہ سپائی جاتیں۔ مثلاً ۳۲۸، ۳۲۳، ۳۱۱، ۴۸۳، ۵۰۹، ۳۵۸، ۵۷۱، ۲۳۹، ۲۶۰، ۵۷۲، ۲۶۵، ۱۲۷، ۲۷۱، (صلوٰۃ الرسول بخشی ص ۱۲) یہ بارہ احادیث بھی ایسی ہیں کہ جن کے حوالے غلط ہیں۔ مثال کے طور پر ۲۶ غلط حوالے دیے ہیں ورنہ ”ایں خانہ ہمہ آفتاب است“، میں نے کہا ”اس چھوٹی سی کتاب میں غلط حوالوں کی اتنی بھرمار۔“ اب تو مرزا وحید بیگ بھی دریائے حیرت میں غرق ہے اور بار بار کہہ رہا تھا کہ یا اللہ تیرے سادہ دل بندے کدھر جائیں۔

### وسوسم نمبر ۳: فضائل اعمال میں ضعیف احادیث ہیں

جناب وحید صاحب نے کہا کہ پھر ان غیر مقلدوں نے مجھے بتایا کہ اکثر باتیں تو شیخ الحدیث صاحب رحمۃ اللہ بلا حوالہ لکھیں اور جن کا حوالہ دیا ان میں سے بھی اکثر ضعیف، جھوٹی اور من گھڑت احادیث لکھ دیں لیکن صلوٰۃ الرسول میں ایک بھی ضعیف حدیث نہیں ہے۔ وحید صاحب نے بتایا کہ ان کا یہ اعتراض تو واقعی بہت وزنی تھا جس سے میں فضائل اعمال سے دل برداشتہ ہو گیا۔

**از الله:** میں نے کہا دل برداشتہ ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔ ان کا یہ اعتراض محدثین کے مسلمہ اصول کے خلاف ہے کیونکہ محدثین کا اصول ہے کہ فضائل اور ترغیب و ترہیب میں ضعیف احادیث مقبول ہیں۔ خود حضرت شیخ الحدیث نے اس اصول کو بیان فرمایا۔ چنانچہ فضائل نماز کے آخر میں آخری گزارش کے تحت فرماتے ہیں:

”آخر میں اس امر پر تنہیہ ضروری ہے کہ حضرات محدثین کے نزدیک فضائل کی روایات میں توسع ہے اور معمولی ضعف قابل تسامح، باقی صوفیاء کرام حمّم اللہ کے واقعات تو تاریخی حیثیت رکھتے ہیں اور ظاہر ہے کہ تاریخ کا درجہ حدیث کے درجہ سے کہیں کم ہے“

(فضائل نماز ص ۹۶)

ایک جگہ فرماتے ہیں ”اگرچہ محدثانہ حیثیت سے ان پر کلام ہے لیکن یہ کوئی فقہی مسئلہ نہیں جس میں دلیل اور جدت کی ضرورت ہو مبشرات اور منامات ہیں۔“ (فضائل درود ص ۵۶)

## قرآنی اصول اور فضائل اعمال

میں نے مزید کہا میں اس کی تھوڑی سی تفصیل عرض کر دیتا ہوں۔ (جس سے معلوم ہو گا کہ ”فضائل اعمال“ کی احادیث معتبر ہیں)

جس طرح سارے حساب کا خلاصہ دو ہی قاعدے ہیں، جمع اور تفریق۔ حدیث کی سند کے راوی میں بھی بنیادی طور پر دو ہی باتیں دیکھی جاتی ہیں، حفظ اور عدالت، (راوی ایسا ہو کہ) اس کا حافظہ اچھا ہوا اور وہ نیکوکار ہو فاسق فاجر نہ ہو۔ اگر راوی میں ضعف حفظ کی وجہ سے ہے تو اس کو محدثین ”ضعف قریب“ کہتے ہیں کیونکہ متابعت یا شواہد سے ختم ہو جاتا ہے۔ قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ نے دو عورتوں کی گواہی کو ایک مرد کے برابر قرار دے دیا ہے وجہ یہ ہی بتائی ہے کہ اگر ایک عورت بھول جائے گی تو دوسری یاد دلادے گی، اسی سے محدثین نے یہ اصول بنالیا کہ اگر ایک حدیث کی دو سندیں ہوں اور دونوں میں ایک راوی ایسا ہو کہ جس کا حافظہ مکروہ ہو تو دونوں سندیں مل کر وہ حدیث صحیح مانی جائے گی۔ اسی لیے حضرت شیخ الحدیث رحمہ اللہ علیہ بہت جگہ یہ تحریر فرمادیتے ہیں ”یہ مضمون بہت سی روایات میں آیا ہے“ تاکہ معلوم ہو جائے کہ شواہد اور متابعت کی وجہ سے مقبول ہے۔ اب ان روایات کو رد کرنا گویا قرآنی اصول کا انکار کرنا ہے تو یہ اعتراض حضرت رحمۃ اللہ کی بجائے قرآن پاک پر ہونا چاہیے۔ (وحید صاحب حیران تھے کہ قرآن و حدیث کے نعرے لگا کر مجھے دین سے دور کرنے والے خود قرآنی اصول سے ناواقف ہیں)

آگے مولانا نے مزید فرمایا:

## فضائل میں ضعیف احادیث معتبر ہیں

اور اگر راوی عادل نہ ہو تو اس کو ضعف شدید کہتے ہیں اس لیے احکام میں اس کی روایت جنت نہیں ہوتی مگر فضائل اور تاریخ میں سرے سے عدالت ہی شرط نہیں ہے۔ رسول اقدس ﷺ فرماتے ہیں: حدثوا عن بنی اسرائیل ولا حرج (بخاری ج ۳۹۱/۱، ترمذی ج ۲/۱۰۷ ص ۱۰۷) بنی اسرائیل سے روایت کرو کوئی حرج نہیں۔ جب تر غیب و ترہیب کے واقعات کافروں تک سے روایت کرنے کی اجازت ہے تو یہ غیر عادل راوی کیا ان یہود سے بھی بدتر ہیں؟ (ہرگز نہیں) پھر

یہاں بھی جب کئی طریقوں سے روایت ہواں کے بیان میں کوئی حرج نہیں، ہاں احکام میں ایسے روایوں کی روایت جدت نہیں۔ پس معلوم ہوا کہ حضرت شیخ الحدیث رحمۃ اللہ علیہ نے جو روایات لی ہیں وہ قرآن پاک، احادیث نبویہ اور محدثین کے اصولوں کے عین مطابق لی ہیں اور سب محدثین نے فضائل میں یہی طریق اختیار فرمایا ہے۔ امام نووی رحمۃ اللہ علیہ مقدمہ شرح مسلم ج/ص ۱۲۱ اور شیخ ابن تیمیہ فتاویٰ ج/ص ۱۸/۲۵۔ ۶۸ پر تصریح فرماتے ہیں کہ فضائل میں ضعاف مقبول ہیں۔

### اتنی نہ بڑھا پا کی دام کی حکایت

میں نے کہا آپ حیران ہوں گے کہ صلوٰۃ الرسول میں نہ صرف فضائل میں بلکہ احکام میں بھی ضعیف احادیث کی بھرتی کر دی گئی ہے۔ (ان کے اپنے) مولوی عبدالرؤوف صاحب نے نمبروار ۸۳، احادیث کی نشاندہی کی ہے جو انہائی ضعیف احادیث ہیں۔ ۶، ۱۳، ۲۲، ۳۲، ۱۴۳، ۱۴۰، ۱۵۳، ۱۰۹، ۱۰۷، ۸۸، ۷۵، ۷۳، ۲۲۵، ۵۲، ۵۳، ۵۲، ۱۶۳، ۱۶۳، ۱۶۰، ۱۵۹، ۱۱۰، ۱۰۹، ۱۰۷، ۸۸، ۷۵، ۷۳، ۲۲۵، ۲۰۵، ۲۰۴، ۲۰۳، ۱۷۳، ۱۷۲، ۱۶۸، ۱۶۷، ۱۶۶، ۲۳۲، ۲۳۳، ۲۲۴، ۲۲۳، ۲۱۲، ۲۰۹، ۲۰۴، ۲۰۳، ۱۷۳، ۱۷۲، ۱۶۹، ۱۶۸، ۱۶۷، ۱۶۶، ۲۳۱، ۲۳۹، ۲۳۸، ۲۳۹، ۳۱۵، ۳۱۳، ۳۸۳، ۳۲۳، ۲۷۸، ۲۷۶، ۲۷۵، ۲۷۹، ۲۷۳، ۲۷۲، ۲۷۱، ۲۷۰، ۲۶۱، ۲۵۹، ۵۷۸، ۵۶۵، ۵۵۷، ۵۵۱، ۵۳۵، ۵۳۳، ۵۳۱، ۳۸۵، ۳۷۳، ۳۷۲، ۳۷۱، ۳۷۰، ۲۹۹، ۲۹۵، ۲۹۳، ۲۸۳، ۲۷۹، ۲۷۳، ۲۲۶، ۲۲۵، ۲۲۰، ۲۵۳، ۲۳۰، ۲۲۲، ۵۸۶، ۵۸۳۔ یہ تمام احادیث انہائی ضعیف ہیں۔ اسی کو کہتے ہیں ”دیگر اس راصیحت خود میاں فضیحت“ یہ دیکھ کر تو جناب وحید صاحب بہت پریشان تھے کہ الہی یہ ماجرا اکیا ہے۔ ”ہاتھی کے دانت کھانے کے اور دکھانے کے اور“

### وسوسمبر ۳:- یہ فضائل صدقات وغیرہ شرک سے پُر ہیں

پھر مجھے انہوں نے بتایا کہ یہ فضائل اعمال تو سارا شرک سے بھرا ہوا ہے۔ فضائل صدقات، فضائل درود اور فضائل حج میں ایسے واقعات ہیں جو واقعۃ شرک کی تعلیم دیتے ہیں۔ کچھ دن تو میں پریشان رہا کہ یہ کتاب ساری دنیا میں پھیل چکی ہے، ہزاروں نہیں لاکھوں انسانوں کی

زندگیوں میں اس نے انقلاب پیدا کر دیا ہے، سینکڑوں علماء نے ابھی اسے دیکھا ہے مگر کسی مفتی، محدث اور فقیہ کی نظر یہاں تک نہیں گئی جہاں تک ان کلرکوں کی پہنچ گئی ہے مگر ان واقعات کی کوئی تاویل مجھے بھی سمجھنا آتی تھی آخر نہ صرف یہ کہ میں نے تبلیغی جماعت کو چھوڑ دیا بلکہ ان کے سخت مخالف ہو گیا کیونکہ میرے علم کے مطابق یہ لوگ (تبلیغی جماعت والے) شرک کے مبلغ تھے اور ان کی نمازیں بھی غلط در غلط تھیں۔ اب میرے نزدیک، نماز، روزے، حج اور جہاد سے سب سے بڑی نیکی تبلیغی جماعت کی مخالفت تھی۔ گھر میں، بازار میں، دفتر میں، مجالس میں، مساجد میں، میرا یہی جہاد ہے کہ یہ جماعت توحید نہیں شرک کی داعی ہے اور اسلام نہیں خفیت کی پر چار کرتی ہے۔

اگرچہ اب مجھے میں جماعت اور تکبیر اولیٰ کی پابندی کا کوئی ذوق نہیں، حلال، حرام کی بھی زیادہ تفتیش باقی نہیں رہی مگر توحید و سنت کا نشر ہے جس کے بعد ہر گناہ معاف ہو جاتا ہے، اپنی نماز کا وہ اہتمام باقی نہیں رہا مگر دوسروں کو مشرک اور بے نماز کہنے کا ذوق بڑھ گیا ہے، اپنی اصلاح کی بھی خاص فکر نہیں رہی کیوں کہ ان سب سے مقدم اس ساری دنیا کو شرک سے بچانا ہے جن کو فضائل اعمال کے مطالعہ نے مشرک بنادیا ہے۔ اگرچہ دنیا میں مجھے اس میں خاص کامیابی نہیں ہوئی کیونکہ دو سال کی محنت شاقہ سے میں بشمکل دو کلرکوں کو تبلیغی جماعت سے کاٹ سکا ہوں جب کہ ہزاروں نئے آدمی اس جماعت سے جڑ گئے ہیں لیکن آخرت میں اللہ تعالیٰ سے پورے پورے اجر کا امیدوار ہوں۔

### کرامات کی حقیقت نہ جاننے کی وجہ سے ایک اعتراض

وحید صاحب نے ایک اور کتاب دکھائی یہ ایک کانج کے لیکھرا غیر مقلد نے "الدیوبندیہ" یعنی علمائے دیوبند کے عقائد "دیوبندیت" بریلوی دیوبندی ایک ہیں "اور" تبلیغی جماعت کا اسلام "نامی رسالے لکھے ہیں جن میں صوفیائے کرام حبہم اللہ کی متشابہات یا شطحیات جمع کر دی ہیں لیکن ان میں سے کسی رسالہ میں یہ نہیں بتایا کہ متشابہات اور شطحیات کا شرعی حکم کیا ہے حالانکہ امت کا جماع ہے کہ کرامات اور شطحیات میں چونکہ ان لوگوں کے اختیار و ارادہ کو دخل نہیں ہوتا۔ اس لیے وہ مرفوع القلم ہوتے ہیں جیسے خواب میں کلمہ کفر کسی کی زبان سے جاری ہو جائے تو اسے کہا ڈالنیں کہا جاتا، خواب میں کوئی گناہ کا کام کرے تو اسے ہرگز گناہ گار نہیں کہا جاتا لیکن غیر

مقلدین کی نصیبی ہے کہ ان کے حصہ میں قرآن پاک میں سے متشابہات، احادیث میں سے متعارضات، فقہ سے شواذ اور تصوف سے شطحیات آئی ہیں یہی ان کا "علمی حدودار بعث" ہے۔

**ازالہ نمبر ۲:** ..... میں نے کہا وحید بھائی جن واقعات کی طرف آپ اشارہ فرمائے ہیں وہ کرامات ہیں، ان کو خرق عادات بھی کہتے ہیں یعنی

(1) عادت یہ ہے کہ مرد عورت دونوں کے ملáp سے اولاد پیدا ہو مگر خرق عادت یہ ہے کہ بی بی مریم کو بغیر مس بشر کے بیٹا مل جائے۔

(2) عادت یہی ہے کہ اونٹنی اونٹنی سے پیدا ہو اور خرق عادت یہ ہے کہ اونٹنی پہاڑ سے پیدا ہو۔

(3) عادت یہی ہے کہ سانپ سپنی کے انڈے سے نکلے اور خرق عادت یہ ہے کہ موسیٰ علیہ السلام کی لاٹھی سانپ بن جائے۔

(4) عادت یہی ہے کہ آپ ریشن یادو سے جھلی دور ہو جائے اور نابینا دیکھنے لگے اور خرق عادت یہ ہے کہ یوسف علیہ السلام کی قیص اور عیسیٰ علیہ السلام کا ہاتھ لگنے سے بینائی آجائے۔

(5) عادت یہی ہے کہ بیل بیلوں کی طرح آوازنکا لے اور بھیڑیا بھیڑیوں کی طرح مگر خرق عادت یہ ہے کہ بیل اور بھیڑیا انسانوں کی طرح کلام کریں، ان میں جو با تین عادت ہیں ان میں کچھ انسان کا بھی اختیار ہوتا ہے لیکن خرق عادت میں اختیار اللہ تعالیٰ کا ہوتا ہے اور ظہور مخلوق کے ہاتھ پر ہوتا ہے۔

### غیر مقلدیت یا عیسائیت پسندی .....؟

دیکھئے قرآن پاک میں صحیح علیہ السلام کے معجزات مذکور ہیں، مسلمان بھی ان معجزات کو برحق مانتے ہیں اور یہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ یہ معجزات عیسیٰ علیہ السلام کے ہاتھ پر ظاہر ہوئے مگر یہ سب قدرت خداوندی کا ظہور تھا۔ جب مسلمان ان کو قدرت الہی کا ظہور مانتے ہیں تو ان کو ہر ہر معجزہ دلیل توحید نظر آتا ہے لیکن عیسائی ان معجزات کو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی عادت اور ان کے اختیار سے مانتے ہیں تو انہوں نے ایک ایک معجزہ کو دلیل شرک بنایا۔ اب ان معجزات سے شرک کشید کر لینا اس میں نہ تو اللہ تعالیٰ کا قصور تھا نہ عیسیٰ علیہ السلام کا، قصور تو عیسائی ذہنیت کا تھا جس نے توحید کو شرک بناؤالا۔ بالکل اسی طرح ہم اہلسنت والجماعت جب کرامات کا مطالعہ کرتے ہیں تو ان کو

خدا تعالیٰ کے علم و قدرت کا کرشمہ یقین کرتے ہیں اس لیے ہمیں ان کرامات میں توحید ہی توحید نظر آتی ہے اور آپ لوگ جب ”تبلیغی نصاب“ کا مطالعہ عیسائی ذہن سے کرتے ہیں تو آپ کو وہ کرامات شرک ہی شرک نظر آتی ہیں تو قصور نہ اللہ تعالیٰ کا ہے کہ اس نے ان بزرگوں کی عزت افزائی کے لیے اپنی قدرت نمائی کیوں کی اور نہ ہی ان بزرگوں کا، قصور تو سارا اس عیسائی ذہنیت کا ہے۔ اگر آپ بھی اس عیسائی ذہنیت سے توبہ کر کے اسلامی ذہن سے مطالعہ کریں تو آپ کو توحید ہی توحید نظر آئے گی۔

### کرامات کا انکار قدرت خداوندی کا انکار ہے

اب وحید صاحب بڑے غصے میں تھے (اور ان نوجوانوں سے جواب دینے کا کہہ رہے تھے) لیکن غیر مقلدین نے اور سوال کیا کہ ان واقعات میں تو ایسی ایسی باتیں ہیں جو ہو ہی نہیں سکتیں، بالکل ناممکن ہے۔ میں نے پوچھا کس سے نہیں ہو سکتیں خالق سے یا مخلوق سے؟ اگر مخلوق سے نہیں ہو سکتیں تو بالکل درست مگر ان کو مخلوق کا فعل قرار دینا ہی تو عیسائی ذہنیت ہے اور اگر کہو کہ خالق سے بھی نہیں ہو سکتیں تو یہ اللہ تعالیٰ کے علم و قدرت کا انکار ہے۔ اگر آپ اس کے منکر ہیں اور خالق کی قوت اتنی ہی مانتے ہیں جتنی آپ کی کہ جو آپ سے نہ ہو سکے وہ خدا سے بھی نہیں ہو سکتا تو اپنی توحید کی خیرمنائیے اور توبہ کیجئے۔ اللہ والوں کی کرامات کا انکار نہیں یہ تو اللہ تعالیٰ کی قدرت کا انکار ہے۔

**مسوئے نمبر ۵:** بزرگوں کی طرف جھوٹے واقعات منسوب ہیں کیونکہ لوگ اپنے بزرگوں کے لیے غلط اور جھوٹے واقعات گھڑ لیتے ہیں تو ان کا کیا اعتبار؟

**از اللہ:** جھوٹ کہاں نہیں گھڑا گیا لوگوں نے جھوٹے خدا بنائے، جھوٹے نبی بنائے، جھوٹی حدیثیں بنائیں، جعلی کرنی بنائی تو کیا صرف جھوٹے خداوں کا ہی انکار کرو گے یا ساتھ ہی سچے خدا کا بھی انکار کرو گے؟ صرف جھوٹے نبیوں کا ہی انکار کرو گے یا پھوٹ کا بھی انکار کرو گے؟ صرف جھوٹی حدیثوں کا انکار کرو گے یا سچی احادیث کو بھی جھوڑ دو گے؟ صرف جعلی کرنی سے بچو گے یا اصلی کرنی بھی گلی میں پھینک دو گے؟ یہاں بھی جھوٹے واقعات کو ماننے کی آپ کو کس نے دعوت دی ہے؟ اور سچے واقعات سے انکار کیوں ہے؟

**وسوسمہ:** وحید صاحب نے غیر مقلیدین کا سوال دھراتے ہوئے کہا یہے واقعات کو کیسے مان لیا جائے؟ ان میں ایسی باتوں کا ذکر ہے جو انبیاء علیہم السلام اور صحابہؓ کے لیے بھی ظاہر نہیں ہوئیں، نبی اور صحابہ کا مقام تولی سے بہت بلند ہے۔ یہ بالکل ناممکن ہے کہ ایک خرق عادت نبی اور صحابی کے ہاتھ پر تو ظاہرنہ ہوا اور کسی ولی کے ہاتھ پر ظاہر ہو جائے۔

**ازالـہ:** (مولانا نے جواباً کہا) عجیب بات ہے جہاں قیاس جائز ہو وہاں تو آپ اس کو شرک کہتے ہیں اور خرق عادات میں قیاس شروع کر دیا ہے۔ میں آپ سے پوچھتا ہوں کہ آپ کو خواب نظر آتے ہیں یا نہیں؟ اس نے کہا آتے ہیں۔ میں نے کہا بالکل وہی جوانبیاء اور صحابہ کرام کو آئے یا اور بھی؟ اس نے کہا یہاں انبیاء اور صحابہ کا کیا ذکر اللہ تعالیٰ جس کو خواب چاہیں دکھادیں۔

مثال نمبر ۱: ..... میں نے کہا بعض اوقات ایک چھوٹے بچے کو خواب نظر آتا ہے اور صحیح بتاتا ہے کہ آج خواب میں، میں نے دیکھا کہ نانا ابوآئے ہیں اور واقعتاً وہ آبھی جاتے ہیں اور خواب سچا ہو جاتا ہے مگر اس خواب کا کوئی یہ کہہ کر انکار نہیں کرتا کہ گھر کے بڑوں کو یہ خواب نہیں آیا تو ہم کیسے مان لیں کہ بچے کو خواب آگیا؟ (یہ کوئی بھی نہیں کہتا اور سارے مان لیتے ہیں)

مثال نمبر ۲: ..... دیکھو بی بی مریم ولیہ ہیں ان کو بے موسم پھل مل رہے ہیں مگر حضرت زکریا علیہ السلام جو نبی ہیں ان کو نہیں مل رہے یہ اللہ کی دین ہے۔

مثال نمبر ۳: ..... سیدہ عائشہ صدیقہؓ کو خاوند کے ہوتے ہوئے لڑکی بھی نہیں دی اور بی بی مریم کو بغیر خاوند کے لڑکا عطا فرمادیا۔

مثال نمبر ۴: ..... حضرت یعقوب علیہ السلام ہاتھ مبارک روزانہ منہ پر پھرتے ہیں مگر بینائی واپس نہیں آئی، حضرت یوسف علیہ السلام کی صرف فمیض لگنے سے بینائی واپس آگئی۔

مثال نمبر ۵: ..... جو ہوا سلیمان علیہ السلام کا تخت اٹھائے پھرتی تھی اس ہوا کو یہ حکم نہیں ملا کہ سفر بحرت میں آپ ﷺ کو ایک لمحہ میں مدینہ پہنچا دے۔

مثال نمبر ۶: ..... حضرت سلیمان علیہ السلام نبی ہیں لیکن تخت بلقیس کا آنا ان کے صحابی کی کرامت ہے۔

مثال نمبر ۷: ..... یہ اللہ تعالیٰ کا اختیار ہے وہ چاہیں تو ہزاروں میل دور بیت المقدس کا کشف ہو

جائے، جنت دوزخ کا کشف ہو جائے اور نہ چاہیں تو چند میل سے سیدنا عثمانؓ کی شہادت کی غلط خبر آئے اور آپؐ بیعت لینا شروع فرمادیں۔

**مثال نمبر ۸:** ..... وہ نہ چاہے تو کنعان کے کنویں میں یوسف علیہ السلام کا یعقوب علیہ السلام کو پتہ نہ چلے اور جب چاہے تو مصر سے یوسف علیہ السلام کے کرتے کی خوشبو کنعان میں سونگھا دے۔ میں نے کہا آپ جو ساری دنیا کو مشرک کہہ رہے ہیں اس پر نظر ثانی کریں اور توبہ کریں۔ (کرامات میں اللہ کی طاقت کی طرف نظر رکھیں)

### صوفیاء کرام کے بارہ میں نواب صدیق حسن کی نصیحت

فضائل اعمال وغیرہ میں صوفیاء پر یہ اعتراض غیر مقلدین کی اپنی کتب سے ناواقفیت کی بناء پر کیا گیا ذیل کی تحریر ان کے مسلم عالم کی ہے۔ نواب صاحب فرماتے ہیں:

کہ صوفیاء کرام رحمہم اللہ کے حالات میں چار امر قابل بحث ہیں۔

(امر اول) ..... مجاہدات، ان کا تعلق اذواق و مواجهہ اور محاسبہ نفس و اعمال کے ساتھ ہے۔ انہی اذواق کی منتها اور غایات کو مقامات کے نام سے تعبیر کرتے ہیں۔

(امر دوم) ..... کشف و ادراک حقائق عالم غیب جس کا تعلق صفاتِ ربانية۔ عرش و کرسی و ملائکہ و جوی و بنوت و روح و حقائق موجودات غائب و شاہد و ترکیب اکوان وغیرہ سے ہے۔

(امر سوم) ..... تصرفات انواع کرامات کے ساتھ اکوان و عوالم میں۔

(امر چہارم) ..... الفاظ موهومہ یعنی شطحیات بعض لوگ ان امور چہار گانہ کے منکر ہیں، بعض محسن ہیں اور بعض تاویلات کے قائل ہیں۔

بہر حال امر اول میں کوئی کلام و انکار نہیں ہو سکتا۔ صوفیاء کرام کے اذواق بالکل صحیح ہیں اور ان کا تحقیق عین سعادت ہے۔

اسی طرح امر دوم صحیح ناقابل انکار ہے اگرچہ بعض علماء نے انکار کیا ہے، مگر یہ انکار حق کے مقابل کوئی چیز نہیں ہے۔

امر سوم یہ انواع مشابہات میں سے ہے اس لیے اس کا تعلق وجود ان قلبی سے ہے، محض الفاظ و لغت سے ان کی مرادات پر اطلاع نہیں ہو سکتی الفاظ تو محض محسوسات متعارفہ کی تعبیر کے

لیے وضع کیے گئے ہیں۔

امر چہارم شطحیات اس کا تعلق غلبہ حال اور واردات سے ہے محسوسات سے بیگانہ وار رہتے ہیں اسی سبب سے بعض اوقات ان کی زبان سے ایسے کلمات صادر ہو جاتے ہیں جو ان کے قصد واردہ سے نہیں ہوتے ظاہر ہے کہ جو شخص مغلوب الحال ہو وہ ہر طرح معذور اور مجبور ہے اس قسم کے لوگوں میں سے جو شخص صاحب فضل ولاائق اقتدا ہو اس کے کلمات موہومہ کو مقصد جمیل پر محمول کرنا چاہیے۔ (ما ثر صد لیقی ص ۱۵ / جلد ۲ مرتب: حضرت پیر ان پیر اور غیر مقلدین)

**وسوہ نمبر ۷:** غیر مقلد نے کہا کیونکہ تبلیغی جماعت والے مقلد ہیں اور یہ جو نماز پڑھتے ہیں اس کا کوئی ثبوت نہیں ہے محض انہی تقليد ہے کیا یہ نماز قبول ہو گی؟

**ازالہ:** آپ ایمانداری سے بتائیں کہ آپ کو تکبیر تحریک سے لے کر سلام تک نماز کے ہر ہر قول اور ہر ہر فعل کی دلیل تفصیلی یاد ہے؟ اگر ہے تو ذرا سنا دیں! اس نے کہا کہ دو تین مسائل کے علاوہ مجھے کسی مسئلے کی دلیل یاد نہیں۔ میں نے کہا تو آپ کے اقرار سے آپ کی نمازستانوںے فیصلہ تقليدی ہے وہ کیسے قبول ہو گی؟ اب وہ پریشان سا ہوا کہنے لگا وہ کہتے ہیں کہ:

**وسوہ نمبر ۸:** ہم صرف قرآن و حدیث کو مانتے ہیں اور حنفیوں سے حدیث کا مطالبہ کرتے ہیں اور لاکھوں روپے انعام رکھتے ہیں مگر کوئی حنفی جواب نہیں دیتا۔

**ازالہ:** ہم بھی دو حدیثیں آپ سے پوچھتے ہیں آپ ہی میر امطالبہ پورا فرمادیں اور کروڑ روپیہ فی حدیث انعام لے لیں۔

### غیر مقلدین سے چند سوالات

**پہلا سوال:** ..... ایک حدیث ایسی لائیں کہ امام کے پیچھے مقتدی کو ۱۳ سورتیں پڑھنی حرام ہیں، صرف ایک سورۃ فاتحہ پڑھنی فرض ہے اس کے پڑھے بغیر مقتدی کی نماز نہیں ہوتی اور اس حدیث کو اللہ یا رسول اللہ ﷺ نے صحیح فرمایا ہو (کیونکہ تمہارے نزدیک اللہ اور رسول ﷺ کے سوا کسی کی بات جھٹ نہیں)

**دوسراسوال:** ..... چار رکعت نماز میں آٹھ سجدے ہوتے ہیں۔ آپ نہ آٹھ سجدوں میں جاتے وقت رفع یہ دین کرتے ہیں اور نہ اٹھتے وقت۔ گویا سولہ جگہ رفع یہ دین نہیں کرتے اور دوسری اور چوتھی

رکعت کے شروع میں بھی رفع یہ دین نہیں کرتے تو کل اٹھارہ جگہ رفع یہ دین نہیں کرتے اور چار رکعت میں رکوع ہوتے ہیں۔ آپ رکوع جاتے اور اٹھتے وقت رفع یہ دین کرتے ہیں، یہ آٹھ رفع یہ دین ہوئیں اور پہلی اور تیسرا رکعت کے شروع میں رفع یہ دین کرتے ہیں تو کل دس جگہ رفع یہ دین ہوئیں۔ آپ ایک اور صرف ایک حدیث پیش فرمائیں کہ آنحضرت ﷺ اٹھارہ جگہ رفع یہ دین نہیں کرتے تھے اور دس جگہ کرتے تھے اور یہ آپ کا ہمیشہ کامل تھا جو اس طرح نماز نہ پڑھے اس کی نمازوں نہیں ہوتی؟ اور اس حدیث کو اللہ یا رسول اللہ ﷺ نے صحیح فرمایا ہو۔ ہم آپ کو انعام بھی دیں گے اور الحمدیث بھی ہو جائیں گے۔ صرف ایک غیر جانبدار عربی پر وفیر یہ تصدیق کر دے کہ واقعی دونوں حدیثوں میں مطلوبہ پانچ باتیں پائی گئی ہیں۔ وحید صاحب نے کہا مجھے تو ایسی حدیثیں معلوم نہیں میں اپنے (غیر مقلدین) علماء سے ان کا مطالبہ کروں گا اگر میں لے آیا تو آپ کو الحمدیث ہوتا پڑے گا اور اگر نہ لاسکا تو میں اہلسنت والجماعت حنفی بن جاؤں گا۔ میں نے کہا بالکل درست۔ وہ چلا گیا۔ (اور غیر مقلدین بھی چلے گئے)

### اہل حدیث سے مطالبہ حدیث شرارت کیوں؟

تمین دن بعد وحید صاحب اکیلے آئے اور کہا میں نے تمین دن آرام نہیں کیا، ایک ایک مولوی صاحب کے پاس پہنچا اور ان سے کہا کہ صرف دو مطلوبہ حدیثیں لکھ دیکن کسی نے حامی نہیں بھری بلکہ ناراض ہوئے کہ ایسے سوالات ہمارے پاس آئندہ نہ لانا، یہ سوالات محض شرارت کے لیے ہیں۔ وحید صاحب کہتے ہیں میں نے ان سے کہا کہ اگر ایسے سوال آپ کریں تو اس کو تو آپ عمل بالحدیث کہتے ہیں اور وہ لوگ آپ سے حدیث پوچھ لیں تو اس کو آپ شرارت کہتے ہیں۔ وحید صاحب نے کہا کہ وعدہ کے مطابق تو مجھے اہلسنت والجماعت حنفی بن جانا چاہیے مگر میرے بھی اور بھی اشکالات ہیں۔

### صرف دو حدیثوں کا سوال

**وسو سہ نمبر ۹:** وحید صاحب نے کہا معلوم ہے ہوا کہ سورۃ فاتحہ فرض ہے اور مقتدی اگر سورۃ فاتحہ نہ پڑھے تو اس کی نماز بالکل نہیں ہوتی۔

**از الله:** میں نے کہا کہ دو آیتیں یا حدیثیں مجھے لکھوادیں میں آپ کا بہت شکر گزار ہوں گا۔ ایک تو

یہ کہ مقتدی پر سورۃ فاتحہ فرض ہے اور دوسری حدیث یہ لکھوا ہیں کہ نماز میں کل فرائض کتنے ہیں؟ آپ کے تمام علماء مل کر یہ دو حدیثیں نہیں دکھاسکتے۔

میں نے کہا وحید صاحب! اہلسنت والجماعت کا دین کامل ہے ان کافقہ میں فرائض کی پوری تفصیل ہے، غیر مقلدین کا دین ناقص ہے یہ بے چارے کسی حدیث سے مکمل فرائض نہیں دکھا سکتے اس نے کہا یہ کیا بات ہے اگر نہ دکھا سکیں گے تو میں وہ ناقص دین چھوڑ دوں گا۔

میں نے کہا اب تک آپ جو نماز پڑھتے آرہے ہیں آپ کو فرائض تک معلوم نہیں چہ جائے کہ ان کے دلائل، تو آپ یہ نماز کن کی اندھی تقليد میں پڑھ رہے ہیں۔ تقليد تو آپ کے ہاں شرک ہے تو نماز پڑھ کر آپ نمازی بنتے ہیں یا مشرک؟۔

### رفع یہ دین کے متعلق ایک سوال

**وسوسمہ نمبر ۱۰:** اس نے کہا کہ اٹھارہ جگہ رفع یہ دین نہ کرنا سنت ہے اور دس جگہ ہمیشہ رفع یہ دین کرنا سنت ہے اور خفیوں کی نماز بالکل خلاف سنت ہے۔

**ازالہ:** میں نے کہا میں چاہتا ہوں کہ کامل اہل حدیث بنوں نہ کہ آپ کی طرح ناقص، اس لیے یہاں بھی آپ دو احادیث مجھے دکھائیں ایک وہ حدیث جس میں صراحةً ہو کہ اٹھارہ جگہ ترک رفع یہ دین سنت ہے اور دس جگہ رفع یہ دین کرنا سنت ہے اور دوسری وہ حدیث دکھائیں کہ چار رکعت نماز میں کل کتنے اقوال اور افعال سنت ہیں تاکہ پتہ چلے کہ آپ کا دین کامل ہے یا ناقص؟ اس نے کہا مجھے تو ایسی حدیث یاد نہیں میں نے کہا بڑی حیرت ہے کہ ساری دنیا کے مسلمانوں کو آپ مشرک اور بے نماز کہتے نہیں تھکتے اور اپنی نماز سے اتنے غافل ہیں کہ نماز کے فرائض کی حدیث یاد ہے نماز کی سنتوں کی حدیث یاد ہے قیامت کو حساب پوری نماز کا ہو گایا عرف ایک فرض اور ایک سنت کا؟ آپ اپنے پر حرم کریں اور دوسروں کو بے نماز کہنے کی بجائے اپنی مکمل نماز حدیث سے ثابت کریں۔

**وسوسمہ نمبر ۱۱:** مسئلہ فاتحہ خلف الامام کے متعلق وحید صاحب نے کہا کہ پوری امت کا اتفاق ہے کہ جو شخص امام کے پیچھے فاتحہ نہ پڑھے اس کی نماز نہیں ہوتی۔

**ازالہ:** میں نے کہا ”آپ پوری امت شاید کسی غیر ذمہ دار غیر مقلد کو سمجھتے ہیں وحید صاحب! آپ کو شاید معلوم نہیں کہ غیر مقلد علماء نے اس مسئلہ میں ہتھیار ڈال دیے ہیں۔ سنئے! امام احمد

رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ”ہم نے اہل اسلام میں سے کسی سے نہیں سنا جو یہ کہنا ہو کہ جب امام جہر سے قرأت کرتا ہوا اور مقتدی اس کے پیچھے قرأت نہ کرے تو اس کی نماز فاسد ہوگی۔ فرمایا کہ یہ آنحضرت ﷺ ہیں اور یہ آپؐ کے صحابہؓ اور تابعین رحمہم اللہ ہیں اور یہ امام مالک ہیں اہل حجاز ہیں، یہ امام ثوری رحمۃ اللہ ہیں اہل عراق میں یہ امام او زاعی رحمۃ اللہ ہیں اہل شام میں اور یہ امام لیث رحمۃ اللہ ہیں اہل مصر میں، ان میں سے کوئی بھی یہ نہیں کہتا کہ جب کوئی شخص نماز پڑھے اور اس کا امام قرأت کرے اور مقتدی قرأت نہ کرے تو اس کی نماز باطل ہے۔ (مغنی ابن قدامة ج ۱ ص ۲۰۲) وحید صاحب! معلوم ہو گیا کہ پورے خیر القرون میں ایک مسلمان بھی بے نماز کہنے میں ان کا ہمتو انہیں ہے۔

### پوری امت سے ہٹ کر موقف اختیار کیا ہے

مزید پڑھیے امام بخاری رحمۃ اللہ سے لے کر دور قریب کے محققین علمائے الہادیت تک کسی کی تصنیف میں یہ دعویٰ نہیں کیا گیا کہ فاتحہ نہ پڑھنے والے کی نماز باطل ہے، وہ بے نماز ہے وغیرہ۔ اس لیے اگر آج بعض حضرات نے جو قدم اٹھایا ہے اسے پیش قدمی نہیں کہا جا سکتا پھر جماعت کے نامور اور ذمہ دار حضرات میں بھی ان کا شمار نہیں ہوتا۔ (وضیح الكلام ج ۱ ص ۳۳)

(یہ مذکورہ کتاب غیر مقلدین کے مستند عالم کی ہے)

مزید سنئے ارشاد الحق اثری (غیر مقلد عالم) لکھتے ہیں ”فاتحہ نہ پڑھنے والے پر تکفیر کا فتویٰ یا اس کے بے نماز ہونے کا فتویٰ امام شافعی رحمۃ اللہ سے لے کر مؤلف خیر الكلام تک کسی ذمہ دار محقق عالم نے نہیں دیا۔“ (وضیح الكلام ج ۱ ص ۹۹)

نیز لکھتے ہیں: ”امام بخاری رحمۃ اللہ سے لے کر تمام محققین علمائے الہادیت میں سے کسی نے یہ نہیں کہا کہ جو فاتحہ نہ پڑھے وہ بے نماز ہے، کافر ہے۔“ (وضیح الكلام ج ۱ ص ۵۱)

نیز تحریر کرتے ہیں: ”ہمارا تو مسلک ہے کہ فاتحہ خلف الامام کا مسئلہ فروعی اختلافی ہونے کی بناء پر اجتہادی ہے پس جو شخص حتی الامکان تحقیق کرے اور یہ سمجھے کہ فاتحہ فرض نہیں خواہ نماز جہری ہو یا سری اپنی تحقیق پر عمل کرے تو اس کی نماز باطل نہیں ہوتی۔“

## عجیب تضاد ہے

اب وحید صاحب بار بار ان اردو عبارات کو پڑھتے تھے اور کہتے تھے کہ یہ الہدیث مذہب بھی عجیب ہے۔ تقریروں میں رات دن ہمیں کہتے ہیں کہ یہ خفی بے نماز ہیں مگر تحریروں میں ایسے سب لوگوں کو غیر محقق اور غیر ذمہ دار قرار دے رہے ہیں۔ اس سے تو یہ بات سمجھ میں آ رہی ہے کہ ان لوگوں کا کوئی ٹھوس مسلک نہیں محسوس اہلسنت والجماعت سے ضد ہے۔ اپنے گھر بیٹھ کر خوب صد کو ظاہر کیا، ان کو بے نماز اور مشرک تک کہا، جہاں اہلسنت سے آمنا سامنا ہوا تو ہتھیار ڈال دیے اور اپنے سارے فرقے کو غیر محقق اور غیر ذمہ دار قرار دے دیا، گویا یہ فرقہ گرگٹ کی طرح رنگ بدلتا رہتا ہے۔



## ہدایہ پر اعترافات

**وسوسمہ نمبر ۱۲:** وحید صاحب نے کہا کہ غیر مقلدین کے بقول ضد اور جھوٹ تو خفیوں میں بھی پایا جاتا ہے۔ دیکھو پہلے خفی ضد نہیں کرتے تھے لیکن آج کل کے خفی تونہ قرآن و حدیث کو مانتے ہیں اور نہ فقہ خفی کو۔ دیکھئے ہدایہ میں لکھا ہے پگڑی پر مسح جائز ہے۔ (ج ۱/ص ۱۰)

آنحضرت ﷺ کا عمل دوام غلس میں (ذخیراندہی مرے میں پڑھنے کا) تھا (ج ۱/ص ۲۷) اذان میں ترجیح ثابت ہے (ج ۱/ص ۲۹۲) حضرت مولانا مظہر جان جاناں ہمیشہ سینہ پر ہاتھ باندھتے تھے۔ (ج ۱/ص ۳۹۱) ایک وتر پر مسلمانوں کا اجماع ہو چکا ہے (ہدایہ ج ۵۲۹/۱) ابن ہمام نے کہا رکوع کے بعد قنوت پڑھنے کی حدیث صحیح ہے (ج ۱/ص ۵۳۰) لیکن آج کل کے خفی محض الہ حدیث کی ضد میں ہدایہ کے مسائل پر عمل نہیں کرتے۔

**ازالله:** میں نے کہا آپ نے ہدایہ کے حوالوں میں باقاعدہ جلد اور صفحہ بھی بتایا ہے مگر یہ سب حوالہ جات بالکل جھوٹے ہیں ہدایہ میں تو ان کے خلاف لکھا ہے:

(1) ..... لا يجوز المسح على العمامة ..... (ج ۱/ص ۲۰) پگڑی میں مسح جائز نہیں۔

(2) ..... يستحب الاسفار بالفجر لقوله عليه السلام اسفر و بالفجر فانه اعظم للاجر ..... مستحب ہے کہ نمازوں میں پڑھی جائے اس لیے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا خوب روشن کر کے نمازوں میں زیادہ اجر ہے۔

(3) ..... لا ترجيع في المشاهير ..... احادیث مشہورہ میں ترجیح نہیں ہے۔ (ج ۱/ص ۲۱۰)

(4) ..... صاحب ہدایہ کا وصال ۵۹۰ھ میں ہوا جب کہ مرحوم مظہر جان جاناں ۱۱۱۱ھ میں ہوئے تو چھ سو سال پہلے کی کتاب میں ان کا سینے پر ہاتھ باندھنا کیسے لکھا گیا ہے؟

(5) ..... ہدایہ میں تو ہے ..... حکی الحسن اجماع المسلمين على الثلاث ..... امام حسن بصری رحمہ اللہ نے سب مسلمانوں کا اجماع نقل کیا ہے کہ وتر تین ہیں۔

(6) ..... شیخ ابن ہمام نے ۸۲۱ھ میں وصال فرمایا جب کہ صاحب ہدایہ ۵۹۰ھ میں وصال فرمائے تھے تو اپنی پیدائش سے تین سو سال قبل ہی ہدایہ میں رکوع کے بعد قنوت پڑھنے کا مسئلہ کیسے لکھا گیا ہے؟

گئے؟ آخر آپ لوگ عقل کے پیچھے کیوں لٹھ لیے پھر رہے ہیں؟

وحید صاحب نے کہا یہ حوالے ہمارے مولوی یوسف بھے پوری نے حقیقتہ الفقہ میں لکھے ہیں اگر یہ میں اصل عربی ہدایہ سے نہ دکھا سکتا تو پھر اہل حدیث کے مذہب کے جھوٹے ہونے میں بجھے ذرہ بھر شک نہیں رہے گا۔

یہ گھر جو بہہ رہا ہے کہیں تیرا گھرنہ ہو

میں نے کہا جیسے پہلے آپ کی خواہش کے مطابق ہم نے دو احادیث مانگیں وہ ان سے آپ نہ لاسکے، نماز کے مکمل فرائض اور مکمل سننیں حدیث سے نہ دکھا سکے، اب فقہ پر ایک ہی سانس میں چھ جھوٹ بول دیے، یہ بھی آپ ہرگز نہ دکھا سکیں گے۔ دیکھئے ضد اور جھوٹ خفیوں کی عادت ہے یا آپ کا اوڑھنا بچھوٹا۔

ضد احتاف کرتے ہیں یا.....؟

میں نے کہا ”اس ملک میں اہلسنت والجماعت حنفی ہی اسلام لائے، قرآن لائے، سنت لائے، فقہ لائے، اور لاکھوں کافروں کو مسلمان کیا جب یہ فرقہ پیدا ہوا، تو اس نے ضد کو ہی اپناروز مرہ کا معمول بنالیا۔ چند مسائل بطور نمونہ دیکھیں:

1) ..... حنفی کہتے تھے منی ناپاک ہے۔ انہوں نے ضد میں کہہ دیا منی بالکل پاک ہے۔

(عرف الجادی ص ۱۰، کنز الحقائق ص ۱۲، نزل الابرار ج ۱/ ص ۳۹، بدوار الابلہ ص ۱۵)

2) ..... حنفی کہتے تھے کہ تھوڑے پانی مثلاً ایک لوٹے میں تھوڑی سی نجاست بھی گرجائے اگرچہ اس پانی کا رنگ یا بویا مزانہ بد لے تو بھی ناپاک ہے مگر حکیم صادق سیاکلوٹی نے صاف کہا کہ جب تک نجاست کی وجہ سے تینوں وصف رنگ، بو، مزہ نہ بد لیں اس وقت تک پانی ناپاک نہیں ہوتا۔

(صلوٰۃ الرسول ص ۵۳)

3) ..... حنفی کہتے تھے کہ خمر (شراب) بخس اعین ہے مثل پیشتاب کے مگر ضد کا خدا برآ کرے وحید الزمان نے صاف لکھ دیا کہ پاک ہے۔ (نزل الابرار ج ۱/ ص ۳۹)

4) ..... حنفی مردار، خزیر اور خون کو ناپاک کہتے تھے انہوں نے محض ضد میں ان کو پاک کہہ

(بدور الابلہ، عرف الجادی ص ۱۰) دیا۔

معلوم ہوا ان کے ہاں منی، خنزیر، مردار، خون سے پورا جسم اور کپڑے لٹ پت ہوں تو بھی ان کا جسم اور کپڑے پاک ہیں۔ وحید صاحب! کیا ہی خوب ہو کہ ایک دن یہ پورا نقشہ بنائ کر آپ نماز پڑھیں۔ چلو زندگی کی ایک ہی نماز عمل بالحدیث پر ادا ہو جائے کیا خیال ہے؟

5) ..... حنفی کہتے تھے کہ استنجاء کرتے وقت نہ قبلہ کی طرف منہ کرے نہ پشت، لیکن انہوں نے ضد میں کہہ دیا: ”ولا یکرہ الاستقبال والاستدبار للاستنجاء“ (نزل الابرار ج ۱ ص ۵۳) یعنی استنجاء کے وقت قبلہ کی طرف منہ کرنا اور پشت کرنا مکروہ ہے۔

6) ..... احناف کہتے تھے کہ بے وضو آدمی کو قرآن کو ہاتھ نہ لگانا چاہیے مگر انہوں نے صاف کہہ دیا کہ محدث رامس مسیح مسیح جائز باشد (عرف الجادی ص ۱۵) یعنی بے وضو شخص کا قرآن کو چھونا جائز ہے۔ ضد کا تو یہ حال ہے۔

حضرت مولانا مفتی رشید احمد صاحب لدھیانوی لکھتے ہیں: ”ایک اور عجوبہ ساعت فرمائیں آبادی کے اندر بول و برآز کی حالت میں قبلہ کی طرف رخ کرنے کا جواز مختلف فیہ ہے اس لیے احتیاط بہر حال اس میں ہے کہ اس سے احتراز کیا جائے مگر الہدیث کے ہاں تو دوسرے مذاہب کی مخالفت ہی بڑا جہاد ہے۔ چنانچہ کراچی میں انہوں نے اپنی مسجد کے استنجاء خانے گرا کر ازاں نو قبلہ رخ تعمیر کرائے ہیں۔ وجہ پوچھنے پر ارشاد ہوا کہ یہ سنت چودہ سو سال سے مردہ تھی ہم نے اس کو زندہ کیا ہے۔ (حسن الفتاوی ج ۳ ص ۱۰۹)



## بہشتی زیور پر اعترافات

**وسوسمہ نمبر ۱۳:** وحید صاحب کہنے لگے کہ اگر اہل حدیثوں نے حنفیوں سے ضدی ہے تو حنفی حدیث رسول سے ضد کرتے ہیں۔ دیکھو رسول اقدس ﷺ نے فرمایا ”کتابت میں منہ ڈال دے تو اس برتن کو سات دفعہ دھو دو“ لیکن ”بہشتی زیور“ میں ہے کہ سات دفعہ نہیں تین دفعہ دھو دو۔ دیکھو کمے والا دین کوفہ میں آکر کس طرح بدل گیا اس ضد کا کوئی تحکانہ ہے کہ نبی ﷺ کچھ کہیں امام ابوحنیفہ صاحب رحمہ اللہ کچھ۔

**ازالہ:** میں نے کہا وحید صاحب! حضرت عطاء مکہ کے مفتی تھے جنہوں نے دو صاحبؓ کی زیارت کی وہ حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا ”جس کتابت میں سے کسی کے برتن میں منہ ڈال دے تو اسے چاہیے کہ پانی بہادے اور برتن کو تین بار دھولے (اکاہل لا بن عدی) پھر حضرت عطاء رحمہ اللہ خود ابو ہریرہؓ سے یہی فتویٰ نقل فرماتے ہیں کہ تین مرتبہ دھوایا جائے (دارقطنی ج ۱/ ص ۲۶) پھر خود عطاء رحمہ اللہ یہی فرماتے ہیں کہ میں نے اس بارہ میں سات دفعہ دھونا بھی سنائے۔ پانچ دفعہ بھی اور تین دفعہ بھی۔ (عبد الرزاق ج ۱/ ص ۹۷)

وحید صاحب.....! افسوس ہے کہ آپ نے ”بہشتی زیور“ کے بارہ میں غلط بیانی فرمائی ہے کہ اس میں سات دفعہ دھونے سے منع کیا ہے۔ حضرت نے بہت احتیاط فرمائی ہے۔ فرماتے ہیں: کتنے کا جھوٹا نجس ہے اگر کسی برتن میں منہ ڈال دے تو تین مرتبہ دھونے سے پاک ہو جاوے گا چاہے مٹی کا برتن ہو چاہے تابے وغیرہ کا دھونے سے سب پاک ہو جاتا ہے لیکن بہتر یہ ہے کہ سات مرتبہ دھووے اور ایک مرتبہ مٹی لگا کر مانجھ بھی ڈالے کہ خوب صاف ہو جاوے (بہشتی زیور حصہ اول جانوروں کے جھوٹے کا بیان مسئلہ نمبر ۲) وحید صاحب فرمائیے کہ یہ کس حدیث کے خلاف ہے؟

آئینہ دکھایا تو بر امان گئے

اب ذرا نواب صدیق حسن خاں کی بھی سن لیجئے۔ فرماتے ہیں۔ کتنے کے منہ ڈالنے والی

حدیث پورے کتے، اس کے خون، بال اور سینے کے ناپاک ہونے پر دلالت نہیں کرتی۔

(بدورالاہلہ ص ۱۶)

اور نواب و حید الزمان فرماتے ہیں: ”لوگوں نے کتے، خنزیر اور ان کے جھوٹے کے متعلق اختلاف کیا ہے زیادہ راجح یہ ہے کہ ان کا جھوٹا پاک ہے ایسے ہی لوگوں نے کتے کے پیشاب، پاخانہ کے متعلق اختلاف کیا ہے حق بات یہ ہے کہ ان کے ناپاک ہونے پر کوئی دلیل نہیں۔

(نزل الابرار ج ۱ ص ۵۰)

وحید صاحب! آپ نے دیکھا ان حضرات کو کتے سے کتنا پیار ہے؟ اس کا خون بھی پاک پیشاب بھی پاک، پاخانہ بھی پاک، لعاب اور جھوٹا بھی پاک۔



## فضائل اعمال کے حصہ

### (حکایات صحابہ) پر اعتراضات

**وسوسمہ نمبر ۱۴:** وحید صاحب نے کہا کہ حکایات صحابہ میں شیخ الحدیث

صاحب نے یہ متضاد بات لکھ دی ہے ص ۳۷ پر لکھتے ہیں کہ حضرت حظلهؓ فرماتے ہیں کہ جب ہم بیوی بچوں میں مشغول ہوتے ہیں تو وہ حالت باقی نہیں رہتی، جو حضور اقدس ﷺ کی پاک صحبت میں ہوتی ہے اس لیے مجھے نفاق کا ڈر ہے اور ص ۹۷ پر لکھتے ہیں کہ حضرت حظلهؓ کی نئی شادی ہوئی تھی وہ بالاغسل میدان جہاد میں تشریف لے گئے اور شہید ہو گئے تو ملائکہ نے انہیں غسل دیا تو ان کے پچے تھے کہاں جن میں مشغولیت سے انہیں نفاق کا خوف ہوتا؟ ایسی متضاد باتوں کی وجہ سے ہی پڑھے لکھے لوگ اس کتاب سے تنفر ہوتے ہارہے ہیں۔

**ازالہ:** میں نے کہا الحمد للہ پڑھی لکھی دنیا اس کتاب کی برکات سے دین کی دلدادہ بن رہی ہے ہاں ان پڑھ اور ضدی کا علاج کسی کے پاس نہیں۔ جس واقعہ میں حضرت حظلهؓ نے نفاق کا ڈر ظاہر کیا ہے وہ حضرت حظلهؓ بن الربيع کا تب رسول ہیں اور جن حضرت حظلهؓ کو فرشتوں نے غسل دیا وہ حضرت حظلهؓ بن مالک ہیں۔ یہ تفصیل بحوالہ مرقاۃ حاشیہ مشکوٰۃ ص ۱۹/ج ۶ پر ہے۔ جب وحید صاحب کو یہ دکھایا گیا تو وہ بہت پریشان ہوئے اور توبہ توبہ کر رہے تھے کہ ہم تو اس اعتراض کو بہت اچھا لتے ہیں اور کتنے لوگوں کو ہم نے پریشان کیا تو اب پتہ چلا کہ یہ بیماری ان کی اپنی کم علمی تھی۔ (اللہ تعالیٰ ہمیں معاف فرمائے)

**وسوسمہ نمبر ۱۵:** وحید صاحب نے کہا کہ خون کا حرام ہونا قرآن پاک کی قطعی نص سے ثابت ہے لیکن حضرت شیخ الحدیث صاحب نے دو صحابہ کرامؓ کے خون پینے کا واقعہ ذکر کیا اور حضرت نبی کریم ﷺ کو بھی علم ہوا اور آپ ﷺ نے ان پر کوئی ناراضکی نہ فرمائی بلکہ فرمایا کہ جس کے خون میں میراخون ملا اس کو جہنم کی آگ میں چھوکتی کیا اللہ کے نبی قرآن کی مخالفت کر سکتے ہیں؟

**ازالہ نمبر ۱:** میں نے کہا کہ ان دو میں ایک واقعہ تو حضرت ابوسعید خدریؓ کے والد

محترم حضرت مالک<sup>ؓ</sup> بن سنان کا ہے اس کا ذکر حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے (الاصابہ ج ۳ ص ۳۲۶) اور ابن البر نے الاستیعاب ج ۳ ص ۳۷۰ پر کیا ہے تو کیا آپ ان دونوں حفاظ کو بھی حضرت شیخ الحدیث کے ساتھ اعتراض میں شامل کریں گے یا نہیں؟

**ازالہ نمبر ۲:** دوسرے یہ کہ حضرت مالک<sup>ؓ</sup> بن سنان احمد میں ہی آخر میں شہید ہو گئے۔  
(الاستیعاب ج ۳ ص ۳۷۰)

دیکھئے احمد میں شہید ہونے والوں میں بعض وہ بھی تھے جنہوں نے شراب پی تھی، کیونکہ ابھی شراب کی حرمت کا اعلان نہیں ہوا تھا تو کیا آپ ثابت کر سکتے ہیں کہ احمد سے پہلے خون یعنی دم مسفوح کی حرمت نازل ہو چکی تھی؟ امام قرطبی رحمہ اللہ اپنی تفسیر ج ۲ ص ۲۱۶ پر فرماتے ہیں کہ دم مسفوح والی آیت حجۃ الوداع کے دن عرفہ میں نازل ہو چکی تھی آپ کا اعتراض ہی باطل ہے ہاں نبی اقدس<sup>صلی اللہ علیہ وسلم</sup> اور صحابہ کرام<sup>ؓ</sup> کے ساتھ حسن ظن رکھنا واجبات میں سے ہے اس لیے کسی صحابی کے شراب پینے کا ذکر پڑھ کر ہم فوراً یقینیں کر لیں گے کہ یہ حرمت سے پہلے کا واقعہ ہے۔

(نوٹ: اس مسئلہ پر اہم معلومات اگلے صفحات میں پڑھیے!)

ایسے ہی کسی صحابی کے خون پینے اور اس پر حضور اقدس<sup>صلی اللہ علیہ وسلم</sup> کے نہ دانٹنے سے یقیناً یہی سمجھا جائے گا کہ حرمت سے قبل کا واقعہ ہے اور حضرت عبد اللہ بن زیر<sup>رض</sup> حضور اقدس<sup>صلی اللہ علیہ وسلم</sup> کے وصال کے وقت نو سال کے تھے ان کا واقعہ بھی حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے (الاصابہ ج ۳ ص ۳۱۰) پر نقل کیا ہے تو کیا اس اعتراض میں حافظ ابن حجر کو بھی شریک کیا جائے گا یا نہیں؟ انہوں نے بچپن میں یہ حرکت کی تو اگر حرمت سے پہلے کی بات ہے تو اعتراض ہی نہیں اور بعد میں کی تو اس جملہ میں ڈانٹ موجود ہے جس کے بدن میں میراخون جائے گا اس کو آگ چھوڑ سکتی، مگر تیرے لیے بھی لوگوں سے ہلاکت ہے اور لوگوں کو تجھ سے۔

### ایسی کتابیں بھی دیکھیں

اس قسم کے اعتراض کسی علمی بنیاد پر نہیں محض ضد پرمنی ہیں۔ دیکھو حنفی کہتے ہیں کہ امام ناپاک ہو گسل کئے بغیر نماز پڑھادے یا بغیر وضو کے نماز پڑھادے تو مسندیوں کی نمازوں نہیں ہوتی لیکن ما... حید الزمان ختم میں ... یہ لکھ گئے کہ امام جنابت یا بے وضو ہونے کی حالت میں نماز

پڑھائے تو مقتدیوں کو نمازوٹا نے کی ضرورت نہیں۔ (نzel الابرارج ۱/ص ۱۰۱)

اہلسنت کہتے ہیں کہ کافر کے پیچھے مسلمان کی نمازوں نہیں ہوتی مگر وحید الزمان صاحب کہتے ہیں ہو جاتی ہے۔ (نzel الابرارج ۱/ص ۱۰۱)

**وسوٹہ نمبر ۶:** وحید صاحب نے کہا کہ حضرت شیخ الحدیث رحمہ اللہ نے تو تحریر کیا ہے کہ حضور ﷺ کے فضلات پیشاب، پاخانہ وغیرہ سب پاک ہیں۔

**ازالہ:** میں نے کہا فضلہ کا معنی بچا ہوا پھوک ہے معدہ کھانے کو پکاتا ہے اس میں اصل قوت جگر کھینچ لیتا ہے اور پھوک پاخانہ بن کر نکل جاتا ہے یہ معدے کا فضلہ ہے پھر جگر خون تیار کر کے دل کو دیتا ہے اور جو پھوک رہ جاتا ہے وہ پیشاب بن کر خارج ہو جاتا ہے یہ جگر کا فضلہ ہے پھر وہ خون ایک ایک رگ کو شیم مہیا کرتا ہے اس خون سے جو فضلہ بچتا ہے وہ مسامات میں پسینے کی شکل میں خارج ہو جاتا ہے، پھر وہ جو خون جزو بدن اور گوشت بن گیا اس کا پھوک میل کچیل کی شکل میں مسامات کے ذریعے نکلتا ہے۔

(1)..... لیکن یہ تو صراحتہ ثابت ہے کہ عوام کے میل کچیل پر کھی بیٹھتی ہے مگر آنحضرت ﷺ کے جسد اطہر پر کھی نہیں بیٹھتی تھی۔

(2)..... اور یہ بھی متفق علیہ حقیقت ہے کہ عوام کا پسینہ بد بودار ہوتا ہے مگر آنحضرت ﷺ کا پسینہ مبارک دنیا کی اعلیٰ ترین خوشبوؤں کو شرماتا تھا۔

(3)..... آپ ﷺ کی نیند مبارک کو بھی نیند ہی کھا جاتا تھا مگر وہ نیند ہماری ہزار بیداریوں سے اعلیٰ دارفع تھی، آپ ﷺ کا خواب بھی وحی ہوتا تھا۔

(4)..... آپ ﷺ کی نیند مبارک سے وضو نہیں ٹوٹتا تھا تو جیسے آپ ﷺ کا پسینہ مبارک پسینہ ہی کھا جاتا ہے مگر کس نے کہا کہ آپ ﷺ کے پسینہ مبارک کو عام انسانوں جیسا سمجھا جائے وہ آپ کے لیے پسینہ ہی تھا مگر عشق کیلئے بہترین خوشبو۔

(5)..... بادام روغن زکار لئے کے بعد بادام کا فضلہ بچتا ہے وہ بادام کا تو فضلہ ہی ہے مگر بولہ کہہ کہ میرے فضلہ جیسا ہے تو کوئی عقلمند اس کو تسلیم نہیں کرے گا۔ آنحضرت ﷺ بے شک انسان تھے لیکن آپ ﷺ کو جن خصائص سے اللہ تعالیٰ نے نواز اتھا، ان خصائص کا انکار کیوں کیا جائے؟

(6)..... یا قوت بھی پھر ہے، مجر اسود بھی ایک پھر ہے مگر یا قوت اس کا مقابلہ کہاں کر سکتا ہے مجر اسود جنت سے آیا ہوا ہے۔

(7)..... حضرات انبیاء علیہم السلام کے اجسام مطہرہ مقدسہ میں اللہ تعالیٰ نے جنت کے خواص رکھ دیئے ہیں اسی لیے ان اجسام مطہرہ کو مٹی پر حرام کر دیا گیا ہے ان اجسام مطہرہ کا پسینہ مثل جنت کے پسینے کے خوبصوردار بنادیا گیا اسی طرح دوسرے فضلات بھی اگر خصوصیت طہارت رکھتے ہوں تو اس میں کیا اشکال ہے؟ (اس سوال کا ایک تفصیلی جواب آئندہ باب میں ملاحظہ فرمائیں۔ مرتب)

### روشنی کی طرف

وحید صاحب میری یہ ساری باتیں ثیب کر کے لے گئے، دو دن بعد آئے اور کہنے لگے ”جس طرح مطلوبہ احادیث وہ لوگ پیش نہیں کر سکے اسی طرح حقیقتہ الفقه والے نے جو غلط حوالہ جات ہدایہ کے دیے ہیں وہ بھی عربی ہدایہ سے نہیں دکھا سکے اور ”صلوٰۃ الرسول“ کے غلط حوالے بھی صحاح ستہ سے نہیں دکھا سکے، نہ ہی صلوٰۃ الرسول کے فضائل تو کجا احکام میں ضعیف احادیث پیش کرنے کا کوئی جواب ان کے پاس ہے اور مجھے یقین ہو گیا ہے کہ اس فرقہ کا کوئی اصول نہیں اس کی بنیاد صرف اور صرف اہلسنت والجماعت کی ضد پر ہے۔ آپ نے جو مسائل ان کے بتائے وہ ضد کا واضح ثبوت ہی ہیں۔ میں اپنی غلطیوں کا اعتراف کرتا ہوں کہ دعوت و تبلیغ والے ایسے لوگوں کو چھوڑ کر جن کی صورت اور سیرت سے پیغمبر پاک ﷺ کی سنتیں نمایاں تھیں، جو خوف خدا کی دولت سے مالا مال تھے، جو حرام و حلال کا امتیاز کرتے تھے، جن کا دن رات اس فکر میں گزرتا تھا کہ نبی پاک کا طریقہ کسی طرح دنیا میں جاری ہو جائے، میں ان چھوکروں کے پیچھے لگ گیا جن کے پلے میں بجز اکابر اہل اسلام پر بذبانی کرنے اور ان کے خلاف بدگمانی پھیلانے اور مسلمانوں کو اکابر اہل اسلام سے تنفر کرنے کے کوئی کام نہیں ہے اب میں تدبی سے توبہ کرتا ہوں کہ الحمد للہ مسلک حقہ اہلسنت والجماعت حنفی پر ہی قائم رہوں گا اور اس کے خلاف وسو سے پھیلانے والوں سے خود بھی خبردار رہوں گا اور دوسروں کو بھی خبردار کروں گا۔ اللہ تعالیٰ مجھے حق پر استقامت نصیب فرمائیں اور دین میں وسو سے

ڈالنے والوں کے شر سے محفوظ فرمائیں۔ (تجلیات جلد اص ۳۶۰ سے مولانا محمد امین اوکاڑوی کے مفہومات کو ایک خاص انداز میں مرتب کیا گیا)

امین یا اللہ العالَمینَ

### بِإِتْوَفِيقِ قَارئِيْنَ سَعَى درخواست

عالیٰ دینی تحریک پرسوالات کے جوابات آپ نے پڑھے۔ ہر دور میں اہل علم نے دینی تحریکوں پر اعتراضات کے بھرپور جوابات دیے ہیں اور ان سے خاطر خواہ فائدہ ہوا لیکن ان حضرات نے فائدہ حاصل کیا جنہوں نے تعصّب سے بالاتر ہو کر پڑھا۔

اکثر ویسٹر سوالات کی وجہ بدگمانی ہے اور اس کا علاج صرف یہ ہے چند دن اس جماعت کے ساتھ رہ کر اعمال کو اپنی آنکھوں سے دیکھا جائے۔ الحمد للہ جوابات سے بہت سے معترضین معتقد ہیں بن گئے، بقتنہ و فساد کے اس دور میں دعا کرنی چاہیے کہ:  
اے اللہ ہم پر حق واضح فرمادے اور اس کی اتباع نصیب کر دے۔ (آمین)۔

